

Ahsan ul Kalam fi isbat mowalid wal qiyam

حضرت خواجہ محمد معصوم فاروقی
مجددی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ جَلَّ وَعَلٰی وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی سَیِّدِ الْوَرٰی شَمْسِ الضُّحٰی بَدْرِالدُّجٰی صَاحِبِ مَقَامِ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْاَدْنٰی حضرۃ اَحْمَدَ مُجْتَبٰی مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہِ التُّقٰی وَالنُّقٰی.

اَمَّابَعْدُ: فقیر محمد معصوم نقشبندی مجدّدی نسبًا طریقۃً کَانَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَہٗ ظاہر کرتا ہے کہ جامع العلوم عرفان دستگاہ برادرِ طریقت مولوی عبداللہ سلہٹی پر چکی نے لکھا ہے کہ بعضے لوگ بنگالہ مثل فرقۂ وھابیہ کے انکار کرتے ہیں انعقادِ مجلس مولد شریف حضرت سرورِ کائنات مفخرِ موجودات سے عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَاَکْمَلُ التَّحِیَّاتِ اور نیز انکار کرتے ہیں قیام سے وقت ذکر ولادت شریف کے اور کہتے ہیں کہ بدعتِ سَیِّئَہ اور ناروا ہے اور مرتکب اس کا خلاف راہِ سنت اور مخالف طریقِ ہدی ہے، اور بکمال اصرار مُسْتَدْعِی [1] ہوئے کہ ان دونوں امروں کے اِثبات میں ایک ایسا رسالہ تحریر کیا جائے جس سے منکرین کو جواب دندان شکن دیا جائے لہٰذا میں نے یہ چند اوراق بنظر اظہارِ حق وتمسک اخوانِ دینی وبرادرانِ یقینی اِرْقام کیے اور تفصیلِ اَدِلّہ کو اس کے محل ومآخذ پر حوالہ کر کے بطریقِ اجمال ہر مبحث میں کلام کیا اول سے آخر تک اِختصار ملحوظ رہا قدرِ ضروری پر جس سے چارہ نہیں اکتفا کیا اور بامیدِ حُسنِ قبول اس کا نام:۔

"اَحْسَنُ الْکَلَامِ فِیْ اِثْبَاتِ الْمَوْلِدِ وَالْقِیَامِ" رکھا۔

وَمَاتَوْفِیْقِیْ اِلَّابِاللّٰہِ وَبِہٖ اَسْتَعِیْنُ.

جاننا چاہیے کہ بڑے بڑے علمائے اعلام اور فضلائے عالی مقام جیسے ابنِ حجر عسقلانی اور جلال الدین سیوطی اور ابنِ حجر مکی اور شیخ ابوشامہ استاد امام نووی وغیرہم بھی مقتداء تھے اپنے زمانۂ حیات میں اور ان کا قول وفعل حجت ہے واسطے نزدیک علماءِ اہلِ سنت کے بعد لمحات، قائل ہیں استحبابِ محفلِ مولد اور قیام وقت ذکر ولادتِ مُنیف کے بنظر تعظیم وتکریم سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم، اور فتوی دیا

[1] اصرار کے ساتھ گزارش کی۔

اُنہوں نے ان دونوں امروں کے مستحب ہونے کا اور ثابت کیا استحباب کو ساتھ دلائلِ واضحہ اور براہینِ لائحہ کے اور ان اکابرِ دین اور اساطین [1] شرح مبین کے زمانہ سے آج تک تمامی علماءِ انام شرقاً و غرباً، جنوباً وشمالاً خصوصاً علماءِ حرمین شریفین زَادَهُمَا اللّٰهُ شَرَفًا وَّتَعْظِيمًا اور علماءِ مصر و شام و یمن و ہند وغیرہم سب اتفاق کرتے چلے آئے اوپر مستحب ہونے محفلِ مولد اور قیامِ مذکور کے اور فتاوی و تحریرات بے حد اور کتب و رسائل لَا تُحْصٰی وَلَا تُعَدُّ اس باب میں تالیف و تصنیف کئے کسی شخص کے لئے کہیں پر جائے گفت اور گنجائش چون و چرا کی اصلا نہ چھوڑی [2] مگر یہ فرقہ مبتدعہ جس کی بنا ہے اوپر مخالفت علماءِ راسخین کے اور جن کی غذا ہے طعن و تشنیع اوپر علماءِ ربانیین کے، جن کا دَیدَن [3] ہے اِحداثِ بدعت بنام نہاد عمل بالحدیث واتباعِ سنت، جن کا شیوہ ہے شقاقِ خیارِ امت [4] اعنی صوفیہ کرام علیہم الرضوان والرحمت، جن کے خمیرِ طینت میں ہے اپنی شہرت ساتھ نکالنے کسی نئی بات کے خواہ وہ حق ہو یا باطل، جن کی گھٹی میں پڑا ہوا ہے ذوق انگشت نمائی با یجادِ بندہ، عام اس سے کہ وہ کام کی بات ہو یا محض عاطل [5] اس فرقہ کو اُن کتب و رسائل سے جن میں اُن اکابر مصنفین نے براہینِ قاطعہ اور اَدِلّہ ساطعہ کے روشن چراغ جلا کر واسطے رہروانِ طریقِ ہدایت اور طالبینِ راہِ طریقت کے جابجا رکھ دیئے ہیں سوائے ظلمت، ضلالت کے اور راہ نہیں سوجھتی ہے۔

وَلَنِعْمَ مَا قِيلَ (کیا خوب کہا گیا):

باران کہ در لطافتِ طبعش خلاف نیست
در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس [6]

اور طرّہ یہ کہ الٹے اکابر علمائے دین اور فضلائے محققین کو موردِ سہامِ طعن و ملام بناتے ہیں اور اپنی گمراہی سے بے خبر ایسے ایسے برگزیدگانِ بارگاہِ احدیت پر خلافِ حق کا اِتہام اور اِلزام لگاتے ہیں یعنی اپنی ضلالت کو متعدی کرتے ہیں، اور تخم ضلالت کے بونے پر مرتے ہیں:۔

---

[1] اساطین: بھم۔ [2] فی الاصل "ے" ہے۔ [3] عادت، خو، خصلت۔

[4] امت میں سے بہترین لوگوں کی مخالفت۔ [5] بے کار۔

[6] بارش جس کی طبیعت کی لطافت میں کوئی اختلاف نہیں لیکن باغ میں اس سے لالہ کے پھول اُگتے ہیں اور شوریلی سرزمین میں گھاس کے تنکے۔

كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِباً .۱

ضَلُّوْا فَاَضَلُّوْا وَضَاعُوْا فَاَضَاعُوْا .۲

اور منشاء اس کا نہیں مگر جہالت اور کور باطنی۔

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ .۳

ان کو اتنا نہیں سوجھتا کہ محفل مولد شریف میں سوائے ذکرِ خدائے تعالیٰ اور ذکر رسولِ مقبول و محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اس کے کے جو عبارت ہے ذکر ولادت شریف وشمائلِ نبویہ و معجزاتِ مصطفویہ و بیانِ معراجِ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، اور کیا چیز ہے جس کی وجہ سے ممانعت کی جاتی ہے، اسی طرح قیام وقت ذکرِ ولادت میں جو خاص واسطے تعظیم وتوقیر اس سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے حالاں کہ تعظیم اس سید المرسلین وخاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی فرضِ عین ہے ساری امت پر اور کیوں نہ ہو کہ وہ حضرت حق سبحانہ کے۴ معظم اور پیارے۵ ہیں۔ اور جمیع انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور تمامی اولیاءِ عُظّام بلکہ جملہ خلائق کا وسیلہ اور سہارا ہیں۶ کونسی حیثیت مانعہ موجود ہے جس کے سبب سے اس پر حکمِ بدعت کی داد دی جاتی ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام پس عرض کیا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے تم کو معلوم ہے کہ میں نے تمہارا ذکر کس طرح بلند کیا؟ میں نے کہا اللہ اور اللہ کا رسول۷ زیادہ جاننے والا ہے، جبرئیل علیہ السلام نے کہا حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جس وقت میرا ذکر کیا جائے اُس وقت میرے ساتھ تمہارا بھی ذکر کیا جائے اور جس شخص نے تم کو یاد کیا اس نے مجھ کو یاد کیا اور ایمان کو میں نے کامل کیا ہے کہ تمہارا ذکر ہو ہمارے ذکر کے ساتھ جیسا کہ فرمایا:۔

---

۱ کتنا بڑا بول ہے کہ ان کے منہ سے نکلتا ہے نرا جھوٹ کہہ رہے ہیں۔ سورۃ الکھف.

۲ خود گمراہ ہوئے پھر دوسرں کو گمراہ کیا خود ضائع ہوئے اور دوسروں کو ضائع کیا۔

۳ اللہ نے ان کے دلوں پر اور کانوں پر مُہر کردی اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے۔ سورۃ البقرۃ.

۴ فی الاصل ''کا'' ہے۔ ۵ فی الاصل ''پیارا'' ہے۔ ۶ فی الاصل ''ہے'' ہے۔

۷ اللہ کا رسول: یہاں مراد جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام ہیں۔ ۱۲ منہ

"اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ" "وَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ".

کہ جمع کیا اپنے ساتھ اپنے رسول کو ساتھ واوِ عطف کے جو شرکت کے واسطے ہے اور دوسرے کے لئے جائز نہیں، یہ دونوں ذکر یعنی ذکر اللہ اور ذکر الرسول موقوف علیہ ایمان کے ہیں کہ ایمان کی تکمیل بغیر ان دونوں کے محال ہے، اعظم شعائر اسلام اور بہترین احکام جو اذان اور نماز ہیں ان کا بھی جز ہے ذکر الرسول مثل ذکر اللہ کے، اور سوائے اس کے آیات اور احادیث اس مضمون کی بہت ہیں، پس جب ثابت ہوا کہ ذکر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بعینہ ذکر ہے خدائے تعالیٰ کا تو اب جو شخص کہ منع کرے اس ذکر شریف سے وہ فی الحقیقت مانع ہے ذکرِ الٰہی سے۔

نَجَّانَا اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ عَنْهُمْ وَعَنْ مُّجَالَسَتِهِمْ وَمُکَالَمَتِهِمْ.

بچائے ہم کو اللہ تعالیٰ اور سب بھائی مسلمانوں کو ان کے ساتھ بیٹھنے اور بات کرنے اور ایسی گمراہی سے۔

لَهُمْ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ وَّفِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ.

دنیا میں ایسے گمراہوں کی سزا خواری ہے اور آخرت میں عذاب بھاری[1] بموجب دلائل مذکورہ اور براہینِ مسطورہ کے۔

اس فرقہ کے ایمان کے نقصان پر ان کا انکار حجتِ واضحہ ہے کہ مانع ہیں ذکر اور تعظیم آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، ان کو چاہیے کہ پہلے اپنے ایمان کی فکر کریں اور اس کی درستی کا ذکر، پھر امر و نہی اور سنت و بدعت میں بحث کریں۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے:۔

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ. اَیْ بِالنُّبُوَّةِ وَغَیْرِهَا وَاَیُّ رَفْعٍ مِثْلُ اَنْ قَرَنَ اسْمَهٗ بِاسْمِهٖ فِیْ کَلِمَةِ الشَّهَادَةِ وَالْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ وَالْخُطْبَةِ وَجَعَلَ طَاعَتَهٗ طَاعَتَهٗ وَصَلّٰی عَلَیْهِ فِیْ مَلَائِکَتِهٖ وَاَمَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِالصَّلٰوةِ عَلَیْهِ وَخَاطَبَهٗ بِالْاَلْقَابِ الَّتِیْ لَمْ یُخَاطِبْ بِهَا اَحَدًا مِّنْ عِبَادِهٖ وَوَرَدَ فِی الْاَحَادِیْثِ الصَّحِیْحَةِ اَنَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَاَکْثَر

[1] بمعنی "بڑا"۔

النَّاسِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَكْرَمُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ عَلَى اللّٰهِ وَاَوَّلُ مَنْ يَّنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَّاَوَّلُ مَنْ يَّقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللّٰهُ لَهٗ وَحَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَحْتَهٗ اٰدَمُ فَمَنْ دُوْنَهٗ وَهُوَ الَّذِىْ قَالَ عَلِمْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَنَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَنَا قَائِلٌ قَوْلًا غَيْرَ فَخْرٍ وَّاَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَاَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَلَافَخْرَ وَاَنَاخَاتَمُ النَّبِيّٖنَ وَلَافَخْرَ وَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِىْ فِىْ خَيْرِهِمْ ثُمَّ جَعَلَهُمْ فَرِيْقَيْنِ فَجَعَلَنِىْ فِىْ خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِىْ فِىْ خَيْرِهِمْ قَبِيْلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوْتًا فَجَعَلَنِىْ فِىْ خَيْرِهِمْ بَيْتًا فَاَنَا خَيْرُهُمْ بَيْتًا وَّخَيْرُهُمْ نَفْسًا وَّاَنَااَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا اِذَابُعِثُوْا وَاَنَا قَائِدُهُمْ اِذَاوَفَدُوْاوَاَنَا خَطِيْبُهُمْ اِذَانَصَتُوْا وَاَنَا مُتَشَفِّعُهُمْ اِذَاحُبِسُوْا وَاَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَايَئِسُوْاوَالْكَرَامَةُ وَالْمَفَاتِيْحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِىْ وَلِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِىْ وَاَنَا اَكْرَمُ وُلْدِ اٰدَمَ عَلٰى رَبِّىْ يَطُوْفُ عَلَىَّ اَلْفُ خَادِمٍ كَاَنَّهُمْ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ وَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ كُنْتُ اِمَامَ النَّبِيّٖنَ وَخَطِيْبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ لَوْلَاهُ لَمَاخَلَقَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ الْخَلْقَ وَلَمَااَظْهَرَ الرَّبُوْبِيَّةَ وَكَانَ نَبِيًّا وَّاٰدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ.

یعنی فضائل وکمالات فخرِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بے حدونہایت ہیں نہ کسی بشر کو اِستطاعت ہے اُن کے احاطہ کی، نہ کوئی شخص قدرت رکھتا ہے اُن کے اِنصار کی بلکہ جوخصوصیات اور عنایات اور جو جو کمالات آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حق تعالیٰ نے عطا فرمائے ہیں اُن کو کوئی جان بھی نہیں سکتا اور نہ اِدْراک میں کسی کے آسکیں، سوائے حق تعالیٰ کے کسی کو ان کا علم واِحاطہ ممکن نہیں یا جس کو جس قدر عطاء فرمایا ہے وہی جانتے ہیں چنانچہ اند کے نمونہ از بسیارے چند آیاتِ قرآن شریف اور چند احادیثِ صحیحہ جن سے فضائل وکمالات آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ثابت ہیں وہ بھی احادیث ہیں جو لکھی گئیں مِنْ جُملہ ان کے آیات یہ ہیں: فرماتا ہے اللہ تعالیٰ:۔

وَرَفَعْنَالَكَ ذِكْرَكَ.[1] یعنی بلند کیا تمہارے ذکر کو۔

[1] سُوْرَةُ الْاِنْشِرَاحِ.

ساتھ نبوت وغیرہ کے اور کونسی رفعت اُس کے برابر ہوگی کہ مقارن کیا اللہ تعالیٰ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کو اپنے نام مبارک کے ساتھ کلمۂ شہادت میں اور اذان میں اور اِقامت میں اور خطبہ میں اور گردانی اللہ تعالیٰ نے اِطاعت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عین اِطاعت اپنی چنانچہ فرمایا:۔

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ.[۱]

اور درود بھیجتا ہے حق تعالیٰ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنے ملائکہ کے ساتھ اور حکم فرمایا مومنین کو درود بھیجنے کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر چنانچہ فرمایا:۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا.[۲]

اور ایسے ایسے لقبِ عظمت اور علوِّ مرتبہ کے ساتھ حق تعالیٰ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب فرمایا کہ کسی بندہ کو اپنے عِباد میں سے نہ ایسا خطاب کیا نہ وہ لقب بخشا چنانچہ فرمایا:۔ وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ۔[۳]

ترجمہ: اور تحقیق تو البتہ اوپر خُلق بڑے کے ہے۔

اور فرمایا:۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ.

ترجمہ: اور نہیں بھیجا ہم نے تجھ کو مگر رحمت واسطے سب عالموں کے۔

اور فرمایا: یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا.

---

[۱] جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا۔

[۲] بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس نبی مکرم پر اے ایمان والو! تم بھی آپ پر درود بھیجا کرو۔ سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب.

[۳] سورۃ نٓ وَالْقَلَم.

ترجمہ: اے نبی تحقیق ہم نے بھیجا تجھ کو گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا اور پکارنے والا طرف اللہ تعالیٰ کے، ساتھ حکم اس کے کے، اور چراغ روشن۔

اور فرمایا:۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيهِمْ .

ترجمہ: اور نہیں تھا اللہ کہ عذاب کرتا ان کو اور تو بیچ ان کے تھا۔

اور فرمایا:۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُفٌ رَّحِيْمٌ.

ترجمہ: البتہ تحقیق آیا ہے تمہارے پاس پیغمبر تمہارے آپس میں سے، شاق ہے اس پر جو ایذا تم کو ہو، حریص ہے تمہاری بھلائی کرنے پر، مہربانی کرنے والا ہے مسلمانوں پر۔

ماسوا ان آیات کے اور بہت آیات ہیں کہ جن سے فضائل اور کمالات عظمت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر و باہر ہیں۔

اور ترجمہ اُن احادیث صحیحہ کا جو عنقریب لکھی ہیں تحریر ہوتا ہے:۔

کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سردار ہیں اولادِ آدم کے، اور قیامت کے دن آپ کے تابع دار بہت ہوں گے بہ نسبت اور انبیاء علیہم السلام کے، اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب اوّلین اور آخرین سے بزرگ ہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک، اور سب سے پہلے آپ قبر سے نکلیں گے، اور سب سے پہلے آپ شفاعت کریں گے، اور سب سے پہلے آپ کی شفاعت مقبول ہوگی اور سب سے پہلے آپ دروازۂ جنت کو کھلوائیں گے اللہ تعالیٰ کے حکم سے، اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھائیں گے حمد کا جھنڈا دن قیامت کے اور آپ کے ہی جھنڈے کے نیچے حضرت آدم علیہ السلام اور اور ماسوا ان کے انبیاءِ عُظّام علی نبینا وعلیہم الصلاۃ والسلام اور جمیع مومنین ہوں گے، اور فرمایا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو علمِ اولین آخرین سکھایا گیا، اور ہم سب انبیاء کے پیچھے آئے دنیا میں اور قیامت کے دن سب سے آگے ہوں گے یعنی درجہ اور مرتبہ میں اور یہ بات میں فخر سے نہیں کہتا اور میں حبیب اللہ ہوں یعنی اللہ کا محبوب، اور میں کھینچنے والا ہوں پیغمبروں کا اور یہ کوئی فخر کی بات نہیں یعنی آپ

پیشوا ہوں گے دن قیامت کے اور سب پیغمبر آپ کی پیروی کریں گے اور میں خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور فخر سے نہیں کہتا اور میں محمد ہوں بیٹا عبداللہ کا پوتا عبدالمطلب کا تحقیق اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا مخلوق کو پس گردانا مجھ کو ان کے بہتر میں، یعنی نور آپ کا ہر زمانہ میں جو بہترین اولادِ حضرت آدم علیہ السلام سے ہوتا اُس کو نورِ مذکور سے مُعَزَّزْ کیا جاتا، پھر کیا مخلوق کو دو فرقہ اور کیا مجھ کو بہتر فرقہ میں، پھر گردانا اللہ تعالیٰ نے فرقہ کو قبیلہ اور قوم اور کیا مجھ کو بہتر قبیلے میں، پھر بنایا اللہ تعالیٰ نے اُس قبیلے کو خاندان اور پیدا کیا مجھ کو بہتر خاندان میں، پس میں ساری مخلوق سے بہتر ہوں خاندان میں اور بہتر ہوں اپنی ذات میں اور میں سب لوگوں سے پہلے نکلوں گا جب اُٹھائیں جائیں گے یعنی قبروں سے دن حشر کے اور میں ان کا پیشوا ہوں گا جس وقت حق کے سامنے حاضر کئے جائیں گے اور میں حق تعالیٰ سے بات کروں گا جس وقت سب چپکے ہوں گے اور میں ان کا شفیع ہوں گا جس وقت سب محبوس ہوں گے اور میں ان کا بشارت دینے والا ہوں جس وقت نا امید ہوں گے، اور کرامت اور کنجیاں اس دن میرے ہاتھ میں ہوں گی اور جھنڈا احمد کا اُس دن میرے ہاتھ میں ہوگا اور میں سب اولادِ آدم میں زیادہ بزرگ ہوں نزدیک اپنے رب کے، طواف کرتے ہیں میرا یعنی ہر وقت میرے ساتھ رہتے ہیں ہزار خادم فرشتے بہت خوبصورت، اور جب دن قیامت کا ہوگا تو میں سب انبیاء کا امام ہوں گا اور ان کا خطیب اور ان کا شفیع ہوں گا اور فخر سے نہیں کہتا، اگر آپ نہ ہوتے حق تعالیٰ مخلوق کو نہ پیدا کرتا، اور نہ ظاہر کرتا اپنی اُلوہیّت اور خدائی کو، اور تھے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی اور آدم علیہ السلام ابھی پانی اور مٹی میں تھے۔

اور سوائے اس کے اور بہت سی احادیث اسی طرح آپ کے اوصاف کمال اور کمالِ اوصاف میں وارد ہیں:

نماند بعصیاں کسے در گرو [1]
کہ دارد چنیں سید پیشرو
محمد عربی کآبروے ہر دو سراست
کسیکہ خاک درش خاک بر سرِ او
خاکی وبہ اوج عرش منزل
امی و کتاب خانہ در دل

[1] کوئی شخص گناہوں کی باعث گروی نہیں رہے گا، کیوں کہ وہ ایسا سردار اپنا پیشوا رکھتا ہے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو دونوں جہانوں کی آبرو ہیں، جو شخص آپ کے در کی خاک نہیں اس کے سر پر خاک پڑے آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاکی ہیں لیکن علوِ مرتبت کے اعتبار سے آپ کی منزل عرش ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم امی ہیں لیکن کتاب خانہ آپ کے دل میں ہے۔

جمیع صفاتِ کمال میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے مثل اور بے نظیر ہیں۔

نہ مثل اس کا ہوا پیدا نہ ہو گا اور نہ ہے کوئی

نہ مانوں مسئلہ ہرگز کسی زندیق مرتد کا

پس بڑے بدنصیب ہیں وہ لوگ جو منع کرتے ہیں آپ کے ذکر شریف سے اور باز رہتے ہیں آپ کی تعظیم وتکریم سے بلکہ حرام اور بدعتِ سَیِّئَہ کہتے ہیں اور پھر اپنا نام محمدی اور عامل بالحدیث رکھتے ہیں یہ سراسر مخالفت ہے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی اور خلاف ہے سنّتِ صحابہ اور طریق تابعین وتبع تابعین اور اتفاقِ مجتہدین سلف اور علماءِ عاملین خلف کے، اس واسطے کہ ذکرِ ولادت اور شمائل شریفہ اور اخلاقِ منیفہ اور معراج اور معجزات اور وفات اس مظہرِ جامع جمیعصفات کمالِ ظاہری وباطنی حق کے ثابت ہے کتاب وسنت اور آثارِ صحابہ اور اقوالِ تابعین وتبع تابعین اور اخبارِ سلف سے۔

بڑا سرمایۂ اعتراض اس فرقہ کا یہ ہے کہ کہتے ہیں کہ قرونِ ثلاثہ یعنی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور اصحابِ کرام اور تابعین کے زمانہ میں یہ محفل منعقد نہیں ہوئی اور نہ قیام وقت ذکر ولادت کے ان تینوں زمانوں سے مروی ہوا اس لئے بدعت ہے۔

جواب...... اس کا یہ ہے کہ اس کے نفسِ بدعت ہونے سے کوئی محظورِ شرعی لازم نہیں آتا دیکھو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تراویح کو کہ عہدِ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں نہ تھی:۔ نِعْمَۃُ الْبِدْعَۃُ ھٰذِہٖ. فرمایا :۔ یعنی یہ اچھی بدعت ہے۔

پس خود حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول سے بدعت میں حُسن ثابت ہوا چنانچہ علماءِ اہلِ سنت نے بدعت کی پانچ قسمیں کی ہیں:۔

۱...... واجب۔ ۲...... مستحب ۳...... مباح

۴...... مکروہ ۵...... حرام

اور تفصیل ہر ایک کی موجب تطویل ہے علماءِ شریعت رحمہم اللہ تعالیٰ نے تفصیل بشرح وبسط اُس کے محل میں لکھی ہے اور اس مختصر میں گنجائش اُس کے درج کی نہیں ہے، لہٰذا ہم اصل مطلب کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

محفل مولد شریف جس میں اُن امورِ مذکورہ بالا کا بیان ہوتا ہے اُس کے اِستِحباب میں کیا شک ہے یہ سب امور تو زبانِ صحابہ اور تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہیں، غایت یہ ہے کہ بحیثیت اِجتماع منقول نہیں ہیں فرادی فرادی امروی ہیں پس اگر مجموعۂ روایات کو بہیئتِ اجتماعی پڑھیں تو اس کی ممانعت کی کیا وجہ ہے بلکہ موجب زیادت برکات اور باعث کثرتِ فیضان وانوار ہوگا چنانچہ کتب علومِ دینیہ خصوصاً علمِ تفسیر وحدیث مثل صحاح ستہ بخاری شریف ومسلم وغیرہما کہ جن کا رتبہ صحت میں بعد قرآن مجید کے کل علماءِ متقدمین ومتاخرین کے نزدیک مسلّم ہے باوجودیکہ وجود ان کتابوں کا قرونِ ثلاثہ میں نہ تھا اور پھر یہ کتابیں کتنے درجۂ صحت واعتبار کو پہنچیں اور اصولِ دین واساسِ شرح متین مقرر ہوئیں، جولوگ منکر مولد شریف کے پڑھنے کے ہیں خاص کر ان کا دارومدار ان ہی کتابوں پر ہے اور یہ امر ظاہر ہے کہ ان کتابوں میں بھی احادیث واقوال وآثارِ صحابہ متفرق جمع کیے ہیں ایسے ہی مولد شریف میں بھی احادیث واقوالِ صحابہ کو جمع کر کے پڑھتے ہیں پس جو مولد شریف بروایاتِ صحیحہ جمع کیا ہوا ہو اُس کا پڑھنا اس بناء پر مثل کتبِ علوم دینیہ کے ہوا، اور اگر ایسے مولد شریف کا پڑھنا بدعتِ سَیِّئَہ یا مکروہ وحرام ہو تو لازم آتا ہے کہ کتبِ مذکورہ کہ جو اصولِ دین ہیں ان کا پڑھنا بھی بدعتِ سَیِّئَہ یا مکروہ اور حرام ہو، اور قباحت اس کی اَظْهَرُ مِنَ الشَّمْسِ ہے اور یہ بھی لازم آتا ہے کہ جولوگ مانع مولد شریف کے پڑھنے کے ہیں وہ ان کتب کا پڑھنا بھی ترک کردیں غَایَةُ مَا فِی الْبَابِ اگر فرق حکم پڑھنے میں کیا جائے گا تو درجۂ استحباب سے مولد شریف کا پڑھنا کم نہ ہوگا۔

اب ہم چند نقول علماءِ فحول اہلِ سنت سے نقل کرتے ہیں جن سے استحبابِ محفل مولد شریف اور قیام کا ثبوت واضح اور مبرہن ہوتا ہے۔

علامہ ابن حجر ہیثمی مکی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَالْحَاصِلُ اِنَّ الْبِدْعَةَ الْحَسَنَةَ مُتَّفَقٌ عَلٰى نُدُبِهَا وَعَمَلُ الْمَوْلِدِ وَاجْتِمَاعُ النَّاسِ لَهٗ كَذٰلِكَ بِدْعَةٌ حَسَنَةٌ وَمِنْ ثَمَّ قَالَ الْاِمَامُ اَبُوْشَامَةَ شَيْخُ الْاِمَامِ النَّوَوِيِّ وَمِنْ اَحْسَنِ مَا ابْتُدِعَ فِیْ زَمَانِنَا مَايُفْعَلُ كُلَّ عَامٍ فِی الْيَوْمِ الْمُوَافِقِ لِيَوْمِ مَوْلِدِهٖ صَلَّى اللّٰهُ

۱ الگ، الگ۔

تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّدَقَاتِ وَالْمَعْرُوْفِ وَاِظْهَارِ الزِّیْنَةِ وَالسُّرُوْرِ فَاِنَّ ذٰلِکَ مَعَ مَافِیْهِ مِنَ الْاِحْسَانِ لِلْفُقَرَاءِ مُشْعِرٌ بِمَحَبَّتِهٖ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَتَعْظِیْمِهٖ فِیْ قَلْبِ فَاعِلِ ذٰلِکَ وَشُکْرًا لِلّٰهِ عَلٰی مَامَنَّ بِهٖ مِنْ اِیْجَادِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ اَرْسَلَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ .تَمَّ کَلَامُهٗ .

قَالَ السَّخَاوِیُّ لَمْ یَفْعَلْهُ اَحَدٌ مِّنَ السَّلَفِ فِی الْقُرُوْنِ الثَّلَاثَةِ وَاِنَّمَاحَدَثَ بَعْدَ ثُمَّ لَایَزَالُ اَهْلُ الْاِسْلَامِ مِنْ سَائِرِ الْاَقْطَارِ وَالْمُدُنِ الْکِبَارِ یَعْمَلُوْنَ الْمَوْلِدَ وَیَتَصَدَّقُوْنَ فِیْ لَیَالِیْهِ بِاَنْوَاعِ الصَّدَقَاتِ وَیَعْتَنُوْنَ بِقِرَاءَ ةِ مَوْلِدِهِ الْکَرِیْمِ وَیَظْهَرُ عَلَیْهِمْ مِّنْ بَرَکَاتِهٖ کُلُّ فَضْلٍ عَمِیْمٍ .

قَالَ ابْنُ الْجَزَرِیِّ مِنْ خَوَاصِّهٖ اَنَّهٗ اَمَانٌ فِیْ ذَالِکَ الْعَامِ وَبُشْرٰی عَاجِلَةٌ بِنَیْلِ الْبُغْیَةِ وَالْمَرَامِ وَاَوَّلُ مَنْ اَحْدَثَهٗ مِنَ الْمُلُوْکِ صَاحِبُ اَرْبَلَ وَصَنَّفَ لَهٗ ابْنُ دِحْیَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی کِتَابًا فِی الْمَوْلِدِ سَمَّاهُ "اَلتَّنْوِیْرُ بِمَوْلِدِ الْبَشِیْرِ النَّذِیْرِ" فَاَجَازَهٗ بِاَلْفِ دِیْنَارٍ وَقَدِاسْتَخْرَجَ لَهُ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ عَسْقَلَانِیْ اَصْلًا مِنَ السُّنَّةِ وَکَذَا الْحَافِظُ السُّیُوْطِیْ وَرَدَّ عَلَی الْفَاکِهَانِیِّ الْمَالِکِیِّ فِیْ قَوْلِهٖ اَنَّ عَمَلَ الْمَوْلِدِ بِدْعَةٌ مَّذْمُوْمَةٌ. انتهی .

ترجمہ: یعنی بدعتِ حسنہ کے استحباب پر علماء کا اتفاق ہے اور مولد شریف کا پڑھنا اور اس کے واسطے لوگوں کا جمع ہونا بھی بدعتِ حسنہ ہے اسی وجہ سے امام ابوشامہ جو استاد ہیں امام نووی کے فرماتے ہیں کہ بہترین بدعتِ حسنہ جو ہمارے زمانہ میں نکالی گئی ہے وہ یہ ہے جو ہر سال خیرات اور صدقات اور اظہارِ زینت اور سرور ایک دن میں کرتے ہیں اور وہ دن موافق روز ولادت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتا ہے، اس لئے اس میں باوجود احسان کے فقراء پر علامت ہے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور تعظیم کی بیچ دل اس شخص کے جو مولد شریف کو معمول بہ اپنا ٹھہراتا ہے اور اس میں شکر ہے اللہ تعالیٰ کا اُس کے احسان پر کہ پیدا کیا ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اور بھیجا ان کو واسطے رحمت عالمین کے۔

علامہ سخاوی نے کہا کہ اس عملِ مولد کو کسی نے سلف سے قرونِ ثلاثہ میں نہیں کیا بعد قرونِ ثلاثہ کے حادث ہوا پھر ہمیشہ کرتے رہے اہلِ اسلام محفل مولد شریف کو تمام اطرافِ بلاد اور بڑے بڑے شہروں

میں خیرات کرتے ہیں ان راتوں میں جن میں مولد شریف پڑھتے ہیں، طرح طرح کی خیرات اور بڑا اہتمام کرتے ہیں مولد شریف کے پڑھنے کا اور ظاہر ہوتی ہیں ان پر بہت برکات۔

کہا علامہ ابن جزری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہ مولد شریف کی خاصیات سے ہے یہ بات کہ جو شخص اس کو پڑھے یا پڑھوائے تو تمام سال آفات سے امن میں ہو جائے اور جو مراد اور مطلب ہو جلد پائے، اور پہلے جس نے شروع کیا اس محفل مولد شریف کو بادشاہوں میں سے بادشاہ اِرْبل تھا اور فاضل ابن دحیہ نے اُس کے واسطے ایک کتاب مسمّٰی بہ "تنویر" بیانِ مولد شریف میں لکھی، بادشاہ نے ہزار اشرفی اُس کے صلہ میں دی۔

اور حافظ ابنِ حجر عسقلانی نے مولد شریف کی اصل حدیث سے نکالی۔

اور اسی طرح شیخ حافظ جلال الدین سیوطی نے اس کو سنّت سے ثابت کیا اور فاکہانی مالکی کے اس قول کا کہ "عملِ مولد بدعتِ مذمومہ ہے" رد کیا۔

ہم تھوڑی سی عبارت اُس رسالہ سے جس کو حافظ محقق جلال الدین سیوطی نے تالیف فرمایا ہے اور اصل مولد کی سنت سے استخراج کی ہے اور دادِ تحقیق دی ہے نقل کرتے ہیں تا کہ طالبینِ حق اور شائقین اظہارِ صدق اُس تحقیق سے بالکل محروم نہ رہ جائیں۔

وَفِيهَا كِفَايَةٌ لِّمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ [1]

اور وہ عبارت یہ ہے:۔

وَبَعْدُ فَقَدْ وَقَعَ السُّؤَالُ عَنِ الْمَوْلِدِ النَّبَوِيِّ فِيْ شَهْرِ الرَّبِيْعِ الْاَوَّلِ مَاحُكْمُهُ مِنْ حَيْثُ الشَّرْعِ هَلْ هُوَ مَحْمُوْدٌ اَوْ مَذْمُوْمٌ وَعَمَلٌ يُثَابُ فَاعِلُهُ اَمْ لَا ؟

اَلْجَوَابُ ...... اَنَّ اَصْلَ الْمَوْلِدِ هُوَاجْتِمَاعُ النَّاسِ وَقِرَاءَةُ مَاتَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَرِوَايَةِ الْاَخْبَارِ الْوَارِدَةِ فِيْ مَبْدَءِ اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَاوَقَعَ فِيْ مَوْلِدِهٖ مِنَ الْاٰيَاتِ ثُمَّ يُمَدُّ لَهُمْ سَمَاطٌ يَّاكُلُوْنَهٗ وَيَنْصَرِفُوْنَ مِنْ غَيْرِ زِيَادَةٍ عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الْبِدَعِ الْحَسَنَةِ يُثَابُ عَلَيْهَا صَاحِبُهَا لِمَا فِيْهِ مِنْ تَعْظِيْمِ قَدْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[1] اور اس میں اس شخص کے لئے کفایت کا سامان ہے، جس کے سینے میں دل ہو، کان لگا کر سنے اور حاضر الذہن ہو۔

وَاِظْهَارِ الْفَرْحِ وَالْاِسْتِبْشَارِ بِمَوْلِدِهِ الشَّرِيْفِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

وَاَوَّلُ مَنْ اَحْدَثَهُ صَاحِبُ اَرْبَلَ الْمَلِكُ الْمُظَفَّرُ اَبُوْسَعِيْدٍ كُوْكَرِيُّ بْنُ زَيْنِ الدِّيْنِ اَحَدُ الْمُلُوْكِ الْاَمْجَادِ وَالْكُبَرَاءِ الْاَجْوَادِ وَكَانَ لَهُ اٰثَارٌ حَسَنَةٌ. قَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ فِيْ تَارِيْخِهِ كَانَ يَعْمَلُ الْمَوْلِدَ الشَّرِيْفَ فِيْ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ وَيَحْتَفِلُ بِهِ احْتِفَالًا هَائِلًا وَّكَانَ شُجَاعًا بَطَلًا، عَاقِلًا عَالِمًا رَحِمَهُ اللّٰهُ وَاَكْرَمَ مَثْوَاهُ قَالَ وَصَنَّفَ الشَّيْخُ اَبُوالْخطاب بْنِ دِحْيَةَ لَهُ مُجَلَّدًا فِيْ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰه تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهُ "اَلتَّنْوِيْرُ فِيْ مَوْلِدِ الْبَشِيْرِ النَّذِيْرِ" فَجَازَاهُ عَلٰى ذَالِكَ اَلْفَ دِيْنَارٍ.

وَقَالَ ابْنُ خَلْكَان فِيْ تَرْجِمَةِ الْحَافِظِ اَبِی الْخطاب ابْنِ دِحْيَةَ كَانَ مِنْ اَعْيَانِ الْعُلَمَاءِ وَمَشَاهِيْرِ الْفُضَلَاءِ. اِنْتَهٰى

اَلْاِخْتِصَارُ وَقَدْ سُئِلَ شَيْخُ الْاِسْلَامِ حَافِظُ الْعَصْرِ اَبُوالْفَضْلِ ابْنُ حَجَرِ نِالْعَسْقَلَا نی رَحِمَهُ اللّٰهُ عَنْ عَمَلِ الْمَوْلِدِ فَاَجَابَ بِاَنَّ اَصْلَ الْمَوْلِدِ بِدْعَةٌ لَّمْ يُنْقَلْ عَنْ اَحَدٍ مِّنَ السَّلَفِ الصَّالِحِ فِی الْقُرُوْنِ الثَّلَاثَةِ وَلٰكِنَّهَا مَعَ ذٰلِكَ فَقَدِ اشْتَمَلَتْ عَلَى الْمَحَاسِنِ قَصَدُوْهَا فَمَنْ تَحَرّٰى فِيْ عَمَلِهَا الْمَحَاسِنَ وَتَجَنَّبَ ضِدَّهَا كَانَ بِدْعَةً حَسَنَةً وَمَنْ لَّافَلَا وَقَدْظَهَرَ لِيْ تَخْرِيْجُهَا عَلٰى اَصْلِ الثَّابِتِ وَهُوَمَاثَبَتَ فِی الصَّحِيْحَيْنِ مِنْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدَ الْيَهُوْدَ يَصُوْمُوْنَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ سَاَلَهُمْ فَقَالُوْا هُوَ يَوْمٌ اَغْرَقَ اللّٰهُ فِيْهِ فِرْعَوْنَ وَنَجّٰى مُوْسٰى فَنَحْنُ نَصُوْمُهُ شُكْرًا لِلّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى مَامَنَّ بِهِ فِيْ يَوْمٍ مُّعَيَّنٍ مِنْ اِبْدَا ءِ نِعْمَتِهِ وَدَفْعِ نِقْمَتِهِ وَيُعَادُ ذٰلِكَ فِیْ نَظِيْرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مِنْ كُلِّ سَنَةٍ وَالشُّكْرُ لِلّٰهِ تَعَالٰى يَحْصُلُ بِاَنْوَا عِ الْعِبَادَاتِ السُّجُوْدِ وَالصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ وَالتِّلَاوَةِ وَاَیُّ نِعْمَةٍ اَعْظَمُ مِنَ النِّعْمَةِ بِتَوَلُّدِ هٰذَا النَّبِیِّ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ صَلَّى اللّٰه تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى هٰذَا فَيَنْبَغِیْ اَنْ يَّتَحَرَّى الْيَوْمَ بِعَيْنِهِ حَتّٰى يُطَابِقَ قِصَّةَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِیْ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَاِنْ لَّمْ يُلَاحِظْ ذَالِكَ لَمْ يُبَالِیْ بِعَمَلِ الْمَوْلِدِ فِیْ اَیِّ يَوْمٍ مِّنَ الشَّهْرِ بَلْ تَوَسَّعَ قَوْمٌ فَنَقَلُوْهُ اِلٰى يَوْمِ السَّنَةِ وَفِيْهِ مَافِيْهِ فَهٰذَا مَايَتَعَلَّقُ بِاَصْلِ

عَمَلِہٖ وَاَمَّامَایُعمَلُ فِیهِ فَیَنبَغِی اَنْ یُّقتَصَرَ فِیهِ عَلٰی مَایُفْهَمُ مِنهُ الشُّکْرُ لِلّٰهِ تَعَالٰی مِنْ نَحوِمَاتَقَدَّمَ ذِکْرُهٗ مِنَ التِّلاوَةِ وَالْاِطْعَامِ وَالصَّدَقَةِ وَاِنْشَادِ شَیْئٍ مِّنَ الْمَدَائِحِ النَّبَوِیَّةِ اَعْنِی الْاَشْعَارَ النَّعْتِیَّةَ الْمُحَرِّکَةَ لِلْقُلُوبِ اِلٰی فِعْلِ الْخَیْرِ وَالْعَمَلِ لِلْاٰخِرَةِ وَاَمَّامَایُتبَعُ ذَالِکَ مِنَ السَّمَاعِ وَاللَّهوِ وَغَیْرِ ذٰلِکَ فَیَنبَغِی اَنْ یُّقَالَ مَاکَانَ مِنْ ذَالِکَ مُبَاحًابِحَیثُ یُعِیْنُ السُّرُوْرَ بِذَالِکَ الْیَومِ لَابَأْسَ بِالْحَاقِهٖ وَمَاکَانَ حَرَامًا اَوْمَکْرُوْهًا فَیُمْنَعُ وَکَذَامَاکَانَ خِلَافُ الْاَوْلٰی. اِنْتَهٰی

عَنْ اَنَسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنْ نَفْسِہٖ بَعْدَ النُّبُوَّةِ مَعَ اَنَّهٗ وَرَدَ اَنَّ جَدَّهٗ عَبْدَالْمُطَّلِبِ عَقَّ عَنهُ یَوْمَ سَابِعِ وِلَادَتِہٖ وَالْعَقِیْقَةُ لَاتُعَادُ مَرَّةً ثَانِیَةً فَیُحمَلُ ذٰلِکَ عَلٰی اَنَّ الَّذِی فَعَلَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهٗ اِظْهَارًا لِلشُّکْرِ عَلٰی اِیْجَادِ اللّٰهِ تَعَالٰی اِیَّاهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ وَتَشْوِیقًا لِلْاُمَّةِ کَمَا کَانَ یُصَلِّیْ عَلٰی نَفْسِہٖ لِذٰلِکَ فَیُسْتَحَبُّ لَنَا اِظْهَارُ الشُّکْرِ بِمَوْلِدِہٖ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیهِ وَسَلَّمَ بِالْاِجْتِمَاعِ وَاِطْعَامِ الطَّعَامِ وَنَحْوِ ذٰلِکَ مِنْ وُّجُوهِ الْقُرُبَاتِ وَاِظْهَارِ الْمَسَرَّةِ.

ثُمَّ رَاَیْتُ اِمَامَ الْقُرَّاءِ الْحَافِظَ شَمْسَ الدِّیْنِ ابْنَ الْجَزْرِیِّ قَالَ فِیْ کِتَابِہٖ 'عَرْفُ التَّعْرِیْفِ بِالْمَوْلِدِ الشَّرِیْفِ' اَنَّهٗ قَدْرُاِیَ اَبُوْلَهَبٍ فِی النَّوْمِ فَقِیْلَ لَهٗ مَاحَالُکَ؟ فَقَالَ فِی النَّارِ اِلَّا اَنْ یُّخَفَّفَ عَنِّیْ کُلَّ لَیْلَةِ اثْنَیْنِ وَاَمُصُّ مِنْ بَیْنِ اِصْبَعَیَّ هَاتَیْنِ مَاءً بِقَدْرِهٰذَا وَاَشَارَ بِرَأْسِ اِصْبَعِہٖ وَاِنَّ ذٰلِکَ بِاِعْتَاقِیْ ثُوَیْبَةَ عِنْدَ مَابَشَّرَتْنِیْ بِوِلَادَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبِاِرْضَاعِهَا لَهٗ فَاِذَاکَانَ اَبُوْلَهَبٍ نِالْکَافِرُ الَّذِیْ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ بِذَمِّہٖ جُوْزِیَ فِی النَّارِ لِفَرْحِہٖ بِمَوْلِدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَاحَالُ الْمُسْلِمِ الْمُوَحِّدِ مِنْ اُمَّتِہٖ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَعَمْرِیْ اِنَّمَایَکُوْنُ جَزَاءُهٗ مِنَ الْمَوْلَی الْکَرِیْمِ اَنْ یُّدْخِلَهٗ بِفَضْلِہٖ جَنَّاتِ النَّعِیْمِ.

وَقَالَ الْحَافِظُ نَاصِرُالدِّیْنِ بْنُ شَمْسِ الدِّیْنِ الدِّمَشْقِیِّ فِیْ کِتَابِہٖ الْمُسَمّٰی "

عُوْدَةُ الصَّادِیُ فِیُ مَوْلِدِ الْهَادِیُ "وَقَدْ صَحَّ اَنَّ اَبَالَهَبٍ یُخَفَّفُ عَنْهُ عَذَابُ النَّارِ فِیُ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ لِاِعْتَاقِهٖ ثُوَیْبَةَ سُرُوْرًا بِمِیْلَادِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَنْشَدَ۔

اِذَا کَانَ هٰذَا کَافِرًا جَاءَ ذَمُّهٗ

وَتَبَّتْ یَدَاهُ فِی الْجَحِیْمِ مُخَلَّدًا

اَتٰی اَنَّهٗ فِیْ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ دَائِمًا

تَخْفِیْفٌ عِنْدَ السُّرُوْرِ بِاَحْمَدَا

فَمَا الظَّنُّ بِالْعَبْدِ الَّذِیْ کُلُّ عُمْرِهٖ

بِاَحْمَدَ مَسْرُوْرٌ وَّمَاتَ مُوَحِّدًا

اِنْتَهٰی کَلَامُ السیوطی.

ترجمہ: یعنی علامہ حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

کہ استفتاء کیا لوگوں نے کہ ربیع الاول کے مہینے میں جو مولد شریف آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھا جاتا ہے اور محفل مولد کی جاتی ہے اس کا ازروئے شرع شریف کیا حکم ہے آیا یہ عمل مقبول ہے یا مردود اور اس کا کرنے والا ثواب پائے گا یا نہیں؟

جواب.. اس کا یہ ہے کہ اصل مولد شریف جو عبارت ہے ان چار باتوں سے:

☆ ایک تو اجتماع لوگوں کا محفل میں۔

☆ دوسرے پڑھنا قران شریف کی بعض آیات اور بعض سورتوں کا جو جس سے ہو سکے۔

☆ تیسرے بیان کرنا ان روایات اور احادیث کا جو ابتداءِ ولادت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں وارد ہیں اور ان معجزات کا جو ظاہر ہوئے میلاد مبارک میں۔

☆ چوتھے بچھانا دسترخوان کا اور کھانا کھلانا اہلِ محفل کو، پھر لوٹ جانا ان کا۔

سوائے ان چار امروں کے اور کوئی امر ان سے زیادہ نہیں ہے بدعتِ حسنہ ہے، اس کا کرنے والا ثواب پائے گا اس واسطے کہ اس میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہے اور اس میں اظہار ہے فرحت اور

خوشی کا ساتھ ولادت باسعادت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اوّل جس شخص نے یہ محفل قائم کی بادشاہ ''اَرْبل'' تھا جس کا نام ''مظفر ابو سعید'' ہے یہ بادشاہ بزرگ تھا اور سخی، اور اس بادشاہ کے اوصاف ذاتی پسندیدہ تھے۔

فاضلِ جلیل ابنِ کثیر اس کے حال میں لکھتے ہیں کہ: یہ بادشاہ ہمیشہ ربیع الاول کے مہینہ میں محفل مولد شریف کیا کرتا تھا اور بڑے اہتمام اور تزک سے اُس کی محفل آراستہ ہوتی تھی اور یہ بادشاہ دلیر اور بہادر اور عقل مند اور عالم تھا۔

شیخ ابو الخطاب ابن دحیہ نے ایک کتاب مولد شریف کے بیان میں تصنیف کی جس کا نام ''اَلتَّنْوِیْرُ فِیْ مَوْلِدِ الْبَشِیْرِ النَّذِیْرِ'' رکھا اور وہ بادشاہ اَربل کی خدمت میں پیش کی بادشاہ نے اُس کے صلہ میں شیخ موصوف کو ہزار اشرفی عطاء فرمائی۔

ابنِ خلکان اپنی تاریخ میں بیچ احوال شیخ ابو الخطاب ابنِ دحیہ کے لکھتے ہیں کہ یہ علماءِ معتبرین اور فضلاءِ مشہورین میں سے تھے۔ اِنْتَھٰی

اور شیخ الاسلام حافظ العصر ابو الفضل ابن حجر عسقلانی سے محفلِ مولد کا استفتاء لوگوں نے پوچھا تو آپ نے جواب لکھا کہ:۔

اصلِ مولد بدعت ہے، سلف صالح یعنی اہلِ قرونِ ثلاثہ سے منقول نہیں لیکن باوجود اس کے اس میں بہت سی خوبیاں ہیں جو محفل کرنے والے اُس کا قصد اور نیت کرتے ہیں، پس جو شخص بہ نیت ان خوبیوں کے اس عمل کو کرے اور مقصود اُس کا وہ خوبیاں ہوں جو اس میں ہیں اور بچے ان کی ضد سے جو برائیاں ہیں تو اس کے لئے یہ عمل مولد شریف بدعتِ حسنہ ہے۔ اور جس کی یہ نیت اور قصد نہ ہو تو اس کے لئے نہیں۔ اور بے شک ظاہر ہوئی ہے مجھے اس عمل مولد کے جواز کی ایک دلیل عمدہ اور وہ حدیث ہے بخاری اور مسلم کی کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو پایا یہود کو کہ روزہ رکھتے تھے وہ عاشورے کے دن پس پوچھا آپ نے اُن سے اس کا سبب تو انہوں نے بیان کیا کہ یہ وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ڈبویا فرعون کو اور نجات دی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پس ہم روزہ رکھتے ہیں اس دن میں اللہ تعالیٰ کے شکر کے واسطے۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان پر شکر کرنا چاہیے خاص اُس روز مُعیَّن میں جس میں حق تعالیٰ نے فضل واحسان فرمایا ہے اور عذاب ومصیبت کو دفع کیا ہے اور ہر سال میں خاص اُس دن شکر کا اِعادہ چاہیے اور شکر حق تعالیٰ کا حاصل ہوسکتا ہے انواعِ عبادات سے جیسے سجدہ اور روزہ اور خیرات اور تلاوتِ قرآن مثلاً۔ اور کون سا فضل اور احسانِ الٰہی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے بڑھ کر ہے کہ نبی رحمت ہیں تمام عالَم کے واسطے اور یہ فضل جمیع اَفضال اور انعاماتِ الٰہیہ کا اصلِ اصول ہے، پس اس بنا پر سزاوار ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریف کا دن مقرر اور مُعیَّن کریں اس محفل مولد شریف کے واسطے کہ وہ روز دوشنبہ ہو، تا کہ مطابقت ہو اس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصۂ مذکور سے جو یومِ عاشورا میں واقع ہوا اور اگر بغیر لحاظ اور التزامِ تعیُّن اس دن کے کریں تو اس کا بھی کچھ مضائقہ نہیں مہینے میں سے جونسے دن چاہیں محفل مولد شریف کریں بلکہ ایک جماعت نے اس سے زیادہ آسانی اور وسعت نکالی ہے کہ سال بھر میں جونسے دن چاہیں اس محفل شریف کو منعقد کریں اور اس میں ایک بڑی خیر وبرکت اور خوبی ہے، یہ تو کلام تھا اصل عملِ مولد اور اس کی دلیل میں۔ باقی رہی یہ بات کہ اس میں کیا چیز کرنی مناسب ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ سزاوار اس میں یہ ہے کہ وہ امور کئے جائیں کہ جن سے شکرِ الٰہی ظاہر ہو اور سمجھا جائے مثل اُن امور کے جو مذکور ہوئے یعنی تلاوتِ قرآن شریف اور کھانا کھلانا اور خیرات کرنا اور اشعارِ نعتیہ مثل قصائد اور غزلیں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں پڑھنا جن سے ذوق اور شوق اہلِ محفل کے واسطے پیدا ہو نیک کاموں کا اور اعمالِ آخرت کا۔ باقی رہا راگ اور باجا اور سوا اس کے جو بعضے امور متعلق رونق محفل اور اظہار فرح وسرور کے ہیں اس میں تفصیل مناسب ہے، اور وہ یہ ہے کہ جو امر مباح ایسا کہ باعث سرور اور خوشی کا ہو ساتھ یومِ ولادت باسعادت کے تو اس کا مضائقہ نہیں۔ یعنی وہ سب درست اور جائز ہے [1]۔ اور جو امر حرام یا مکروہ ہو اس سے ممانعت چاہیے بلکہ جو خلافِ اولیٰ ہو اس سے بھی ممانعت اولیٰ ہے۔

[1] یہاں سے یہ بات ثابت ہوئی کہ محفل مولد شریف میں جو تکلفات مثل فرش اور چوکی بچھانا شامیانہ وغیرہ کھڑا کرنا اور شب کے وقت روشنی کثیر واسطے زینت محفل کے اور ہار وپان وپھول وغیرہ کا مہیا کرنا اور گلاب وکیوڑہ کا چھڑکنا یا عطر کا ملنا یا تقسیم شرینی وغیرہ کرنا سب مستحب اور بے شبہ جائز اور درست ہے کیونکہ تحت قاعدہ کلیہ شرع یعنی اِباحت واِستحباب کے داخل ہے اسی طرح اشعارِ نعتیہ دودو یا تین تین یا زائد کا باہم ملکر پڑھنا بلند آواز سے یہ سب مستحب ہے۔ منہ ۱۲

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیقہ کیا اپنی ذات مبارکہ کا بعد اعلانِ نبوت کے حالاں کہ آپ کے دادا حضرت عبد المطلب آپ کی ذات مقدسہ کا عقیقہ ساتویں دن روز ولادت شریفہ سے کر چکے تھے اور عقیقہ دوبارہ نہیں کیا جاتا پس یہ عقیقہ کرنا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس پر محمول ہے کہ آپ نے اظہارِ شکر کے واسطے عقیقہ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پیدا کیا رحمۃ للعالمین اور نیز اُمّت کو شوق دلانے کے واسطے یعنی شوق و فرحت و سرور بسبب ولادت شریفہ کے کہ جس طرح آپ اپنے اوپر درود بھیجتے تھے بغرض تعلیم و تشویق امت۔

سو اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو میلاد شریف کا شکریہ ظاہر کرنا مستحب ہے اس طور سے کہ محفل مولد شریف کے واسطے جمع ہوں اور کھانے وغیرہ کھلاویں اور جو جو انواع خیرات ہو سکے بجالائیں اور جو جو امور اظہارِ مسرت کے ہوں ان کو ادا اور مہیا کریں۔

پھر میں نے دیکھا امام القراء حافظ شمس الدین ابن جزری کو کہ وہ اپنی کتاب میں جس کا نام "عرف التَّعْرِیْفِ بِالْمَوْلِدِ الشَّرِیْفِ" ہے فرماتے ہیں:۔

کہ تحقیق ابولہب خواب میں دیکھا گیا اور اُس سے پوچھا گیا کہ تیرا کیا حال ہے تو اس نے کہا میں دوزخ میں پڑا ہوں مگر دوشنبہ کی رات میں مجھ پر تخفیفِ عذاب ہوتی ہے اور کسی قدر پانی چوسنے کو مل جاتا ہے میری انگلیوں میں سے اور یہ بعوض اُس خوشی کے جو میں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی بشارت میں کی تھی کہ لونڈی ثُوَیْبَۃ کو اس خوشی میں اُس دن آزاد کر دیا تھا بسبب اس بات کے کہ اُس نے مجھ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا مژدہ سنایا تھا اور اس نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا تھا، پس جب ابولہب سے کافر پر جس کی مذمّت میں قرآن شریف نازل ہے تخفیفِ عذاب ہوئی ببرکت فرحت ولادت شریف کے تو پھر جو شخص مسلمان مُوَحِّدْ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ہو اور میلاد شریف نبوی سے خوش ہو تو اس کا کیا پوچھنا ہے، اُس کے ثواب اور رفعِ درجات کو یہاں سے اندازہ کرنا چاہیے، غرض جو شخص کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کی خوشی کرے اس کی جزا میں یقیناً خداوند کریم بمقتضائے فضل عمیم اس کو داخل کرے گا جناتِ نعیم میں۔

شیخ علامہ حافظ ناصر الدین بن شمس الدین دمشقی اپنی کتاب
"عُودَۃُ الصَّادِیُ فِیُ مَوُلِدِ الْھَادِیُ" میں لکھتے ہیں:۔

کہ تحقیق صحت کو پہنچی یہ بات کہ ابولہب پر دوزخ میں تخفیف عذاب ہوتی ہے دوشنبہ کے دن بجہت اس بات کے کہ اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں اپنی لونڈی کو کہ جس کا نام ثُـوَیْبَۃ تھا جس وقت اُس نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا مژدہ ابولہب کو سنایا اُس نے اُس لونڈی کو آزاد کیا، پھر صاحب کتاب "عُودَۃُ الصَّادِیِ" نے چند اشعار لکھے جن کا مضمون یہ ہے:۔

ہو جس وقت کافر ابو لہب سا — مذمت میں ہے جس کے تبت یدا
دوشنبہ کو تخفیف کا مستحق — خوشی میں ولادت کی اے باصفا
تو پھر عبد مؤمن کی نسبت گمان — ہے کیا حق تعالیٰ سے روزِ جزا
خوشی میں جو حضرت کے میلاد کی — جیا عمر بھر اور اس میں مرا

تمام ہوئی عبارت سوال و جواب شیخ علامہ ابن حجر عسقلانی اور شیخ علاّمہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کی۔

اور نیز علامہ محقق شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جوابِ فاکہانی اور جوابِ امیر الحاج میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا اور جمیع شبہات ان کے اٹھائے، اور علامہ محمد بن یوسف شامی نے اپنی کتاب میں جس کا نام سیرتِ شامی کے ساتھ مشہور ہے اثباتِ مولد شریف میں عمدہ تحقیق کی اور بہت سے اقوال وفتاوی علماءِ معتمدین اور فضلاءِ مستندین کے نقل کئے۔

اسی طرح مولانا ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مولد شریف کے اِثبات میں رسالہ تالیف کیا اور اس میں نقولِ صحیحہ اور اَدِلّہ صریحہ اثباتِ مولد کے درج کئے، خلاصہ یہ کہ تحریر وتقریرِ فضلاءِ مذکورین سے بخوبی یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچا کہ عملِ میلاد حضرت سرورِ کائنات مفخرِ موجودات علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات موجب امن ہے دنیا میں اور باعث حصولِ اجر کا آخرت میں بہ انواع نعیم جنات، اور کیوں نہ ہو جب ابولہب سے کافر کو جس کی شقاوت پر نص قطعی قرآن ناطق ہے بسبب خوشی میلاد مبارک کے عذابِ دوزخ سے راحت ملی تو محبّ صادق اور مؤمنِ کامل کے واسطے امن وامان اور بشارتِ

دو جہاں کس طرح حاصل نہ ہو۔

اور تحقیقِ سابق سے یہ امر بھی کرسی نشین وضاحت ہوا کہ عملِ مولدِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم معمول بہ ہے فضلائے سلف وخلف اور علماءِ جمیع بلادِ اہلِ اسلام کا جیسے حرمین شریفین زَادَ هُمَا اللّٰهُ شَرَفًا وَّتَعْظِيمًا اور مُلکِ یمن اور مصر اور عراقین اور مُلکِ مغرب اور ہندوستان اور اقلیم شام وغیرہا سب جگہ کے علماءِ اعلام اور مشائخِ عظام اور سلاطین وحکام بلکہ سائر خواص وعوام بکمالِ اہتمام اس محفلِ منیف اور مولد شریف کو کرتے ہیں اور اس میں حاضر ہو کر ذکرِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور قصائدِ نعتیہ اور اشعارِ مدحیہ مصطفویہ سے فیض پاتے ہیں اور فائدہ اٹھاتے ہیں اور اس حضوری اور اس عمل شریف کو موجب حصولِ سعادتِ دارین اور باعثِ فوز وفلاحِ کونین بجہت ذریعہ قربِ سید الثقلین محبوبِ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَالْمَغْرِبَيْنِ جانتے ہیں یہاں تک کہ ممالکِ مذبورہ اور اقالیمِ مسطورہ میں عوراتِ ضعیفہ اور عجائز بیوہ جو کچھ اپنی محنت مزدوری اور کسب حلال سے پیدا کرتی ہیں بامید حصولِ سعادت وقبولیت اس محفل کو منعقد کرتی ہیں اور زمانہ قدیم سے علماءِ اصفیاء ومشائخِ اتقیاء آج تک اس محفل مبارک میں شریک ہوتے آئے ہیں اور کسی نے علماءِ معتبرین اور فضلائے معتمدین سے اس محفل پر کبھی زبانِ اعتراض نہیں کھولی اور حرفِ انکار لب پر نہیں لائے بلکہ غایت تعظیم وتکریم سے بسر وچشم حاضر ہوتے چلے آئے ہیں مگر بعضے افرادِ ناقصین نے خلاف جماعت علماءِ معتبرین کا اختیار کیا اور حکم اُن کا حکم شاذ اور نادر کا ہے اور نادر چیز اعتبار سے ساقط ہے۔

حاصلِ کلام یہ ہے کہ روایات ونقول علماءِ فحول سے مانند حافظ ابوالخیر سخاوی وحافظ ابوالخیر بن الجزری وحافظ ابوشامہ وعلامہ ابن طغربَل صاحب درِ منتظم اور حافظ ناصر الدین بن شمس الدمشقی وملک عادل صاحب اربل وعلامہ محمد بن یوسف مؤلف سیرت شامی وحافظ ابن حجر عسقلانی وحافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ ابن حجر مکی وعلّامہ ابن کثیر وعلّامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اور مانند ان کے بہت سے علماء معتبرین جن کے نام معتمد کتب میں مذکور ہیں اور وہ مستند ہیں امت مرحومہ کے، ثبوتِ محفل مولد شریف اور پڑھنا اشعارِ نعتیہ کا اور اظہار کرنا فرحت وسرور کا جو موجب ہے مزید شوق اور ازدیادِ محبت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا كَالشَّمْسِ فِي نِصْفِ النَّهَارِ واضح ہو گیا۔

فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِکَ وَمِنْهُ التَّوْفِیْقُ هُنَالِکَ.

اورخوشی وفرحت میلادشریف کی اس آیت شریفہ سے ثابت ہے:۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے:۔

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِکَ فَلْیَفْرَحُوْا.

ترجمہ: کہ ساتھ فضل اللہ کے اور ساتھ رحمت اس کی کے پس چاہیے کہ خوش ہوں۔

یعنی ساتھ فضل اور رحمت اللہ تعالیٰ کے خوش ہونا بحکم آیہ شریفہ سب اہلِ اسلام پر فرض ہے اور کوئی فضل ورحمت اللہ کا اپنے بندوں پر وجود باجود حضرت شفیع المذنبین رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر نہیں ہے لہٰذا خوشی آپ کی ولادت شریف کی جس قدر حدِ اِمکان میں ہو اُس کا بجالانا اتنا کہ حدِ اِباحت سے متجاوز نہ ہو اہلِ اسلام پر لازم اور ضروری ہے اور فرحت وخوشی میلادشریف کی نہ کرنا بمقتضائے اس آیت شریفہ کے خلاف کرنا حکمِ الٰہی سے ہے۔

بحث اِثباتِ قیام

اسی طرح علماءِ دین اور مفتیانِ شرع متین قائل ہیں مستحب ہونے قیام وقت ذکر ولادت باسعادت کے جو خاص واسطے تعظیم وتکریم حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کرتے ہیں چنانچہ تعظیم وتکریم آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرآن شریف کی آیت سے ثابت ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے:۔

اِنَّآ اَرْسَلْنَاکَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ.

ترجمہ: تحقیق بھیجا ہم نے تجھ کو گواہی دینے والا اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا تا کہ ایمان لاؤ تم ساتھ اللہ کے اور رسول اس کے کے اور مدد کرو اس کی اور تعظیم کرو اس کی۔

اس آیت شریفہ سے تعظیم کرنی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ثابت ہوئی اور مِنْ جُمْلَه اقسامِ تعظیم سے قیام کرنا بھی ہے اور تعظیم کرنا کوئی قسم ہو مخصوص بقید حیاتِ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہے بلکہ عام ہے حالت حیات اور بعد رحلت شریف کے، اور تعظیم وتکریم آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے بھی ثابت ہے پس اس قیام کا بھی حکم بدعت حسنہ سے بڑھ کر مرتبہ وجوب کو ہوا اس لئے کہ اصل اس کی ثابت ہے آیت قرآن شریف اور اصحاب کے قول وفعل سے۔ اگر عاشقانِ جمال باکمال اور شیفتگان صورتِ بے مثال بہ نیتِ تعظیم وتکریم قیام کریں تو کیا محل ردو قدح کا ہے اور کون سی وجہ استبعاد اور استنکاف[1] کی اس میں نکل سکتی ہے بعد اس بات کے کہ متفق علیہ ہے اہلِ سنت وجماعت کا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حیّ یعنی زندہ ہیں۔

اب ہم چند اقوال اور فتاوے علماءِ معتبرین کے درباب استحبابِ قیام مذکور نقل کرتے ہیں۔

علامہ محمد بن یوسف سیرتِ شامی میں فرماتے ہیں:۔

قَالَ ذُو الْمَحَبَّةِ الصَّادِقَةِ حسان زمانہ ابو زکریا یحیی بن یوسف الصرصری رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ قَصِیْدَةٍ مِّنْ دِیْوَانِهٖ ۔

قَلِیْلٌ لِّمَدْحِ الْمُصْطَفٰی الْخَطُّ بِالذَّهَب
عَلٰی فِضَّةٍ مِّنْ خَطِّ اَحْسَنَ مَنْ كَتَب
وَاَنْ تَنْهَضَ الْاَشْرَافُ عِنْدَ سَمَاعِهٖ
قِیَامًا صُفُوْفًا اَوْجِثِیًّا عَلَی الرُّكَب
اَمَا اللّٰهُ تَعْظِیْمًا لَّهٗ كَتَبَ اسْمَهٗ
عَلٰی عَرْشِهٖ یَارُتْبَةً سَمَتِ الرُّتَب

وَاتُّفِقَ اَنْ مُنْشِدًا اَنْشَدَ هٰذِهِ الْقَصِیْدَةَ فِیْ خَتْمِ دَرْسِ شَیْخِ الْاِسْلَامِ الْحَافِظِ تَقِیِّ الدِّیْنِ اَبِی الْحَسَنِ السُّبْكِی وَالْقُضَاةُ وَالْاَعْیَانُ بَیْنَ یَدَیْهِ فَلَمَّا وَصَلَ الْمُنْشِدُ اِلٰی قَوْلِهٖ:۔

وَاَنْ تَنْهَضَ الْاَشْرَافُ عِنْدَ سَمَاعِهٖ. اِلٰی اٰخِرِ الْبَیْتِ

قَامَ الشَّیْخُ لِلْحَالِ قَائِمًا عَلٰی قَدَمَیْهِ امْتِثَالًا لِمَاذَكَرَ الصَّرْصَرِیُّ وَحَصَلَ لِلنَّاسِ سَاعَةٌ طَیِّبَةٌ. ذَكَرَ ذٰلِكَ وَلَدُهٗ شَیْخُ الْاِسْلَامِ اَبُوْنَصْر عَبْدُالْوَهَّاب فِیْ تَرْجَمَةٍ مِنَ الطَّبَقَاتِ الْكُبْرٰی. اِنْتَهٰی

[1] برائی کی وجہ سے کسی چیز کو چھوڑنا۔

ترجمہ: یعنی کہا سچی محبت والے نے جو اپنے زمانہ کے حسان تھے جن کا نام ابوزکریا یحییٰ بن یوسف صرصری ہے اپنے دیوان کے ایک قصیدہ میں جس کا خلاصہ ترجمہ یہ ہے:۔

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف سونے کی روشنائی سے چاندی کی تختی پر عمدہ خوش نویس کے خط سے لکھی جائے تو تھوڑا ہے، آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سن کر بزرگان کھڑے ہو جائیں صفیں باندھ کر، یا دو زانوں بیٹھ جائیں جھک کر تھوڑا ہے۔ کیا حق تعالیٰ نے آپ کی یہ تعظیم نہیں فرمائی ہے کہ آپ کا نام مبارک عرش پر لکھا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا رتبہ ہے کہ سب رتبوں سے بلند ہے۔

ایک روز حسب اتفاق یہ قصیدہ کسی شخص نے شیخ الاسلام تقی الدین سبکی کے آخر درس میں پڑھا اور اُس جلسہ میں بہت سے مفتیانِ شرع شریف اور سردار اور رئیس حاضر تھے جب پڑھنے والا اس شعر تک پہنچا: وَاَنْ تَنْهَضَ الْاَشْرَافُ الخ تو شیخ فوراً اُٹھ کھڑے ہوئے واسطے تعظیم بجالانے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موافق کہنے صرصری رحمہ اللہ تعالیٰ کے اور لوگوں پر تھوڑی دیر تک اس میں ایک حالت ذوق وشوق رہی۔

ذکر کیا اس مضمون کو شیخ تقی الدین سبکی کے فرزند ارجمند شیخ الاسلام ابونصر عبدالوہاب نے تذکرہ شیخ میں بیچ کتاب طبقات کبریٰ کے۔

اور علامہ برزنجی رحمۃ اللہ علیہ ”عقد الجواہر“ میں لکھتے ہیں:۔

وَقَدِ اسْتَحْسَنَ الْقِيَامَ عِنْدَ ذِكْرِ مَوْلِدِهِ الشَّرِيْفِ اَئِمَّةٌ ذُوْرِوَايَةٍ وَرَوِيَّةٍ فَطُوْبٰى لِمَنْ كَانَ تَعْظِيْمُهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَايَةَ مَرَامِهٖ وَمَرْمَاهُ.

یعنی مستحسن سمجھا ہے قیام کو وقت ذکر ولادت کے ائمۂ حدیث اور ائمۂ فقہ یعنی محدثین اور فقہاء نے جو امام ہیں فنِ حدیث اور فقہ کے پس بشارت ہو اُس شخص کے لئے جس کا غایت مقصود اور نہایت مطلب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہو۔

اس قیام کے سوال کے جواب میں مذاہبِ اربعہ کے مفتیوں نے جو مکہ معظمہ میں اِستِحسَان کے باب میں فتویٰ دیا ہے نقل کیا جاتا ہے۔

مفتی احناف کی یہ عبارت ہے:۔

اِسْتَحْسَنَهُ كَثِيْرُوْنَ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ اَعْلَمُ. كَتَبَهُ الْمُفْتَقِرُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ المرغنى الْحَنَفِيُّ مُفْتِي مَكَّةَ الْمُكَرَّمَةِ ۱

مفتی مالکی کی یہ تحریر ہے:۔

اَلْقِيَامُ عِنْدَ ذِكْرِ وِلَادَةِ سَيِّدِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحْسَنَهُ كَثِيْرٌ مِّنَ الْعُلَمَاءِ. وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

كَتَبَهُ حُسَيْنُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ مُفْتِي الْمَالِكِيَّةِ بِمَكَّةَ الْحَمِيَّةِ ۲

مفتی شافعی کی یہ تقریر دلپذیر ہے:۔

نَعَمْ :اَلْقِيَامُ عِنْدَ ذِكْرِ وِلَادَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحْسَنَهُ الْعُلَمَاءُ وَهُوَ حَسَنٌ لِّمَا يَجِبُ عَلَيْنَا مِنْ تَعْظِيْمِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . كَتَبَهُ الْفَقِيْرُ لِرَبِّهٖ مُحَمَّدُ عُمَرُ بْنُ اَبِىْ بَكْرِ الرَّئِيْسِ مُفْتِي الشَّافِعِيَّةِ بِمَكَّةَ الْمُكَرَّمَةِ . ۳

ہاں قیام کرنا وقت ذکر ولادت کے بہتر جانا اس کو علماء نے اور وہ بہتر ہے اس واسطے کہ واجب ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہم پر۔

مفتی حنبلی یہ زیب ترقیم فرماتے ہیں: نَعَمْ يَجِبُ الْقِيَامُ عِنْدَ ذِكْرِ وِلَادَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا عِنْدَ ذِكْرِ وِلَادَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْضُرُ رُوْحَانِيَّتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَجِبُ التَّعْظِيْمُ وَالْقِيَامُ .وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ تَعَالٰى اَعْلَمُ. كَتَبَهُ الْفَقِيْرُ اِلَى اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى مُفْتِي الحَنابلَة فِيْ مَكَّةَ الْمُشَرَّفَةِ. ۴

۱ بہتر سمجھا ہے قیام کو بہت علماء نے۔ لکھا ہے اس کو فقیر عبداللہ فرزند محمد مرغنی حنفی مفتی مکہ مکرمہ ۱۲

۲ قیام کرنا وقت ذکرِ ولادت بہتر جانا ہے اس کو بہت سے علماء نے۔
لکھا اس کو حسین بن ابراہیم مفتی مالکی بمکۃ المکرمہ۔

۳ لکھا ہے اس کو فقیر محمد عمر فرزند ابی بکر رئیس مفتی مذہب امام شافعی کے مکہ مکرمہ میں۔

۴ ہاں واجب ہے قیام وقت ذکر آپ کی ولادت کے لکھا ہے علماء نے وقت ذکر آپ کی ولادت کے ظہور کرتی ہے آپ کی روح مبارک پس اس وقت واجب ہے آپ کی تعظیم اور واجب ہے قیام۔
لکھا ہے اس کو فقیر محمد فرزند یحییٰ مفتی امام مذہب احمد حنبل مکہ مشرفہ میں۔ منہ ۱۲

اور مولانا و بالفضل اولانا علامہ شیخ عبداللہ سراج حنفی جو پیشوا اور مقتدا علماءِ مکہ معظمہ تھے جمیع علوم دینیہ میں خصوصا علمِ تفسیر و حدیث میں کہ ایک آیت تھے آیات الٰہی سے حتی کہ مولوی اسماعیل جو امام ہیں فرقہ وہابیہ کے وہ بھی مُقِر تھے علم اور فضل مولانائے مذکور کے اور ان کے حلقۂ درس میں زانوئے ادب تہ کرتے تھے اور جملہ علوم میں عموما اور علمِ تفسیر و حدیث میں خصوصا ان کو مُسَلَّمُ الثُّبوت جانتے تھے وہ جوابِ استفتائے قیامِ مذکور میں اس طرح دادِ تحقیق دیتے ہیں:۔

اَمَّا الْقِیَامُ اِذَا جَاءَ ذِکْرُ وِلَادَتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ قِرَاءَۃِ الْمَوْلِدِ الشَّرِیْفِ تَوَارَثَہُ الْاَئِمَّۃُ الْاَعْلَامُ وَاَقَرَّہُ الْاَئِمَّۃُ وَالْحُکَّامُ مِنْ غَیْرِ نَکِیْرِ مُنْکِرٍ وَّلَارَدِّ رَادٍّ وَلِھٰذَا کَانَ مُسْتَحْسَنًا وَمَنْ یَّسْتَحِقُّ التَّعْظِیْمَ غَیْرَہٗ. وَیَکْفِی اَثَرُ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

مَارَاٰہُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَھُوَ عِنْدَاللّٰہِ حَسَنٌ.

وَاللّٰہُ وَلِیُّ التَّوْفِیْقِ وَالْھَادِیْ اِلٰی سَوَاءِ الطَّرِیْقِ.

حَرَّرَہٗ خَادِمُ الشَّرِیْعَۃِ وَالْمِنْھَاجِ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ الْمَرْحُوْمِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ سِرَاجُ الْمُفَسِّرِ الْمُحَدِّثِ بِمَسْجِدِ الْحَرَامِ. اِنْتَھٰی.

ترجمہ: قیام وقت ذکر ولادت باسعادت کے مولد شریف میں ائمۂ اعلام اور علماء اور حکام کا متوارث ہے یعنی قدیم سے چلا آیا ہے بغیر انکار کسی مُنکِر اور رد کسی راد کے اسی وجہ سے مستحسن ہوا، اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کون شخص مستحقِ تعظیم ہوگا اور کافی ہے حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس کے استحباب کی حجت کے واسطے اور وہ یہ ہے کہ:۔

مَارَاٰہُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَھُوَ عِنْدَاللّٰہِ حَسَنٌ.

جس امر کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک اچھا ہے۔ اِنْتَھٰی

اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے جو قیامِ تعظیمی واسطے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ثابت ہے اس حدیثِ مشکوٰۃ سے دلیل واضح اور برہان لائح ہے اس مدّعا پر اور وہ یہ ہے:۔

قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَجْلِسُ مَعَنَا فِی الْمَجْلِسِ یُحَدِّثُنَا فَاِذَا قَامَ قُمْنَا قِیَامًا حَتّٰی نَرٰی قَدْ دَخَلَ بَعْضَ بُیُوْتِ اَزْوَاجِہٖ

ترجمہ: یعنی کہا راوی نے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھتے تھے ہمارے ساتھ مجلس میں اور باتیں کرتے تھے پھر جب آپ اٹھتے تو ہم سب کھڑے ہو جاتے اور اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حویلی کے اندر جاتے ہوئے دیکھ لیتے۔

اور بھی ثابت ہے یہ قیام آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے امر سے کہ اصحاب کو حکم دیا:

قُوْمُوْا اِلٰی خَیْرِکُمْ اَوْ اِلٰی سَیِّدِکُمْ.[1]

بجہت تعظیم حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے۔

اور ایک رسالہ خاص اثبات قراءۃِ مولد شریف اور اثباتِ قیام میں قُدْوَۃُ الْعُلَمَاءِ الْعَامِلِیْنَ وَنُخْبَۃُ الْاَوْلِیَاءِ الْعَارِفِیْنَ جدی امجدی حضرت شاہ احمد سعید دہلوی ثم المدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کمال تحقیق کے ساتھ تحریر فرمایا ہے اور بدلائلِ قاطعہ وبراہینِ ساطعہ ان دونوں امروں کو ثابت کیا ہے اور اُس کا نام "ذِکْرُ الشَّرِیْفِ فِیْ دَلَائِلِ الْمَوْلِدِ الْمُنِیْفِ" رکھا ہے اور فاضل علامہ مولوی سلامت اللہ بدایونی کانپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی اس باب میں پوری کتاب لکھی ہے جس میں خوب تدقیق اور نہایت تحقیق کے ساتھ ان دونوں امروں کو مُدَلَّل اور مُبَرْھَن کیا ہے اور اُس کا نام "اِشْبَاعُ الْکَلَامِ فِیْ اِثْبَاتِ الْمَوْلِدِ وَالْقِیَامِ" ہے اور فی الواقع یہ کتاب اسم بامسمّٰی ہے جس شخص کو زیادہ تفصیل منظور ہو یا کسی طالبِ حق کو علماءِ مذکورین محققین کے نقول میں بوجہ کسی بات کے کوئی شک وشبہ کسی قسم کا عارض ہو تو اُس کو لازم اور مناسب ہے کہ ان دو کتابوں کا مطالعہ کر کے اپنی شکوک کو دفع کر لے ان شاء اللہ تعالیٰ بشرطِ فہم وانصاف بعد مطالعہ کرنے ان کتابوں کے کوئی تردُّد باقی نہیں رہے گا اور حقیقتِ امر تو یہ ہے کہ جو شخص کہ سعادت اُس کی قسمت میں ازل سے لکھی ہوئی ہے اور اس کو منوّر فرمایا ہے ساتھ نورِ ایمان کے اور خمیر طینت اس کی محبت سید ولد عدنان علیہ الصلاۃ والسلام الاتمان الاکمان سے گردانی

[1] اپنے میں سے بہتر یا اپنے سردار کے لئے قیام کرو۔

ہے وہ اس کو موجب قرب اور سعادت اپنا جانے گا اور جو نہیں تو رسائل، کُتُبِ مُصَنَّفۂ علماء اور اولیاء کیا معجزہ قرآن شریف اور خیر الانبیاء سے بھی ہدایت نہیں پا سکتا:۔

یُضِلُّ بِہٖ کَثِیْرًا وَّیَہْدِیْ بِہٖ کَثِیْرًا وَّمَا یُضِلُّ بِہٖ اِلَّا الْفَاسِقِیْنَ ۱؎

باعثِ ایمان نباشد معجزات ۲؎

بوئے جنسیت کند جذب صفات

معجزات از بہرِ قہرِ دشمن است ۳؎

بوئے جنسیت پے دل بردنست

ثَبَّتَنَا اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ بِمَحَبَّتِہٖ سَیِّدِ الْبَشِیْرِ الْمُطَھَّرِ عَنْ زَیْغِ الْبَصَرِ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلَوٰاتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ اِلٰی یَوْمِ الْمَحْشَرِ کَمَا ھُوَ اَھْلُھَا وَاَجْدَرُ.

یہ تالیف بماہ جمادی الاخری ۱۳۰۵ھ تیرہ سو پانچ ہجری بلدۂ مصطفےٰ آباد عرف رام پور میں اختتام کو پہنچی۔

سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ.

تمّت

☆☆☆☆☆☆☆☆

۱؎ اللہ بہت سوں کو اس سے گمراہ کرتا ہے اور بہت سوں کو ہدایت فرماتا ہے اور اس سے انہیں گمراہ کرتا ہے جو بے حکم ہیں۔

۲؎ معجزات ایمان کا باعث نہیں ہوتے، ہم جنسیت ہونے کی خوشبو صفات کو جذب کرتی ہے۔

۳؎ معجزات دشمن پر سختی کے لئے ہیں، ہم جنس ہونے کی خوشبو دل کو کھینچنے کے لئے ہے۔